شذرات

امام زُفرؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ابن ابی العوام کی طریق سے ابو بشر کی طرف، بروایت یعقوب بن اسحٰق بن ابی اسرائیل اس نے کہا کہ حدیث کی مجھ کو محمد بن عبدالعزیز ابن ابی رزمہ نے کہا حدیث کی مجھ کو میرے باپ نے اس نے کہا حدیث کی مجھ کو ابراہیم بن مغیرہ نے کہا کہ وکیع سے کہا گیا کہ تم زفر کے پاس آتے جاتے ہو اس نے جواباً کہا تم نے ہمیں امام ابو حنیفہ کے حق میں دھوکہ دیا یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے اب تمہارا ارادہ ہے کہ زفر سے دور رکھنے کے لئے بھی تم ہمیں دھوکہ دے رہے ہو یہاں تک کہ ہم ابو اسید اور اور اس کے اصحاب کی طرف محتاج ہو جائیں۔

اسی طریق سے ابو بشر کی طرف اس نے کہا سنا میں نے محمد بن مقاتل سے اس نے کہا سنا میں نے ابو نعیم فضل بن دکین سے وہ کہتا تھا کہ مجھے زفر بن ہذیل نے کہا کہ تم میری طرف اپنی حدیث کو نکالو تاکہ میں اس کو تیرے لئے صاف کر کے دیدوں۔ امام ذہبی نے کہا کہ امام زفر بن ہذیل عنبری فقہاء اور زہاد میں سے ایک تھے اور وہ صدوق تھے، اس کو کئی لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ اور ابن معین نے بھی اھ۔

حافظ ابن حجر نے کہا: امام زفر کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا وہ متقن حافظ تھے اور اپنے دو ساتھیوں کے مسلک پر نہیں چلے اور وہ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں زیادہ قیاس کرنے والے تھے اور اکثر حق کی طرف رجوع کرتے تھے۔ بصرہ میں ابو جعفر کی حکومت کے دور میں وفات پائی، ہمیں اس کی ایک حدیث ملی جو کہ ابن ابی الہیثم کی حدیث میں عالی ہے اھ۔ ابن حجر نے ابن حبان کے کچھ کلمات کو حذف کر دیا ہے۔

حافظ ابن عبد البر نے کہا :۔ امام زفر عقل، دین، فہم اور ورع والے تھے اور حدیث میں ثقہ تھے اھ۔ حافظ ابن عبد البر نے ان کا ترجمہ اپنی کتاب الانتقاء میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد بھی کچھ لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ امام زفرؒ کے حق میں کلام کرتے ہیں اس کو ہم ایک خاص فصل میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، تاکہ سرکش اور عناد رکھنے والے لوگوں کے کلام میں عبرت پانے والی آنکھوں کی نشاندہی کی جائے۔

امام زفرؒ اور امام ابو یوسفؒ کے درمیان موازنہ : ابن ابی العوام نے کہا کہ مجھے حدیث کی محمد بن احمد بن حماد دولابی نے کہا کہ میں نے سنا محمد بن شجاع ثلجی ابو عبداللہ سے اس نے کہا کہ میں نے بعض بصرہ والوں سے سنا یہ کہتے ہوئے کہ جب امام زفرؒ بصرہ میں آئے تو بصرہ کے لوگ ان سے ملے اور ان سے سوالات کئے اور جوابات سن کر عجب میں پڑ گئے اور یہ کہنے لگے کہ ہم امام زفرؒ جیسا فقیہ ہیں نہ ہی دیکھا وہ سب سے فائق ہے۔ پھر امام زفر کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے کہا : اگر تم ابو یوسف کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ طحاوی سے حدیث کی گئی ہے ابن ابی عمران سے وہ محمد بن سلمہ بلخی سے وہ شداد سے کہا میں نے امام زفر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ یعقوب یعنی امام ابو یوسف، جو بہ فقیہ آیا اس سے افقہ ہے۔ اھ۔

ان اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ امام زفرؒ نے ابو یوسف کو اپنے اوپر فضیلت دی ہے۔ اللہ ان پاک نفوس پر رحم فرمائے ان پر نفسانی خواہش کا کوئی غلبہ نہ تھا اور ان کی علمی خدمت اللہ کا اخلاص تھا۔ اللہ ان کے علوم میں برکت فرمائے۔ لوگوں کی تعریف نے ان کو دھوکہ نہ دیا بلکہ اپنے نفسوں کو تہمت دینے کے موقف پر کھڑے رہے۔ اللہ ہم کو ان کے علوم سے نفع دے۔

امام زفرؒ کی امام ابو یوسفؒ پر فضیلت دینے کے متعلق مروی ہے جس کو ابن ابی العوام نے طحاوی سے اس نے ابی خازم عبد الحمید قاضی سے کہ اس نے سنا بکر عمی سے یہ کہتے ہوئے کہ میں نے سنا محمد بن سماعۃ سے محمد بن حسن سے روایت کرتے ہوئے کہ میں امام زفرؒ اور امام ابو یوسفؒ کی مجلس میں حاضر تھا کہ دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا جب امام ابو حنیفہؒ سے روایت اور اخبار کی باری آتی تھی تو امام ابو یوسف کثرۃ روایات میں امام زفر پر غلبہ پاتے تھے اور جب قیاس کا مرحلہ آتا تھا تو امام زفر ان پر غالب ہوتے تھے اھ۔ اور اس نے ابو بشر سے روایت کی

سے کہا میں امام ابوحنیفہ کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں مجھے ان کی موت کی خبر ملی پھر میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا، تو کیا دیکھا کہ سب لوگ امام زفر کے پاس بیٹھے ہیں۔ اور صرف دو یا تین امام ابو یوسف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اھ۔ شاید یہ شروع میں تھا اس کے بعد امام ابو یوسف کا شان ان سے پڑھنے والوں کی کثرت کی وجہ سے بڑھ گیا جس کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے اس کو عطا فرمائے۔ اور ان میں سے جس کو ابن ابی العوام نے اپنی سند سے فضل بن دکین کی طرف سے ذکر کیا ہے کہ امام زفر ایک اسطوانہ کی طرف بیٹھتے تھے اور امام ابو یوسف ان کے برابر بیٹھتے تھے، امام زفر بڑی سفید ٹوپی پہنتے تھے پھر دونوں فقہ میں ایک دوسرے سے مناظرہ کرتے تھے۔ امام زفر جید اللسان اور فصیح تھے اور امام ابو یوسف اپنے مناظرہ میں مضطرب ہوتے تھے۔ لبسا اوقات میں نے امام زفر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امام ابو یوسف سے کہتے تھے کہ تم کہاں بھاگتے ہو؟ یہ کندہ (محلہ) کے دروازے کھلے ہوئے ہو جس میں چاہو لو! اھ۔ کندہ کے دروازے کوفہ میں کندہ کے قبائل کے دروازے ہیں جو معروف ہیں۔ بعض نسخوں میں ابواب کندہ کی جگہ پر (ابواب کثیرہ) آیا ہے دونوں میں معنی صحیح ہے صیمری کے لفظوں میں اس کی سند سے محمد بن سماعۃ کی طرف: امام زفر اسطوانہ کو تکیہ لگاتے تھے اور وہ تھے شخص مائل کھڑے رہتے تھے اپنی جگہ سے جدا نہیں ہوتے تھے اور امام ابو یوسف جب ان سے مناظرہ کرتے تھے تو تحرک زیادہ کرتے تھے یہاں تک امام زفر کے پاس آتے اور ان کے سامنے یا قریب بیٹھ جاتے تب امام زفر ان سے کہتے یہ کندہ کے دروازے ہیں اگر تو بھاگنا چاہے تو ان میں سے کسی ایک سے بھاگ جا۔!